طوفانِ مغرب کو روکنے کا راستہ

"اس مسئلے کا حل، خواہ وہ کتنا ہی دشوار نظر آرہا ہو اور صبر آزما اور وقت طلب ہو، اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس نظام تعلیم کو از سر نو ڈھالا جائے اور اس کو امت مسلمہ کے عقائد، زندگی کے نصب العین، مقاصد اور ضروریات کے مطابق بنایا جائے اور اس کے تمام اجزاء سے مادیت، خدا سے سرکشی، اخلاقی و روحانی قدروں سے بغاوت اور جسم و خواہشات کی پرستش سے نکال کر پوری انسانیت پر شفقت کی روح اس میں جاری و ساری کردی جائے، اس مقصد کے لیے زبان وادب سے لے کر فلسفہ اور علم النفس تک، اور علوم عمرانیہ سے لے کر اقتصادیات اور معاشیات تک صرف ایک روح پیدا کرنا ہوگی، مغرب کے ذہنی غلبہ اور تسلط کا خاتمہ کرنا ہوگا، اس کی قیادت و امامت کا انکار کرنا پڑے گا، اس کے علوم و نظریات، علمی تحلیل و تجزیہ اور بے لاگ تنقید کا مسلسل اور جرأت مندانہ ردعمل ظاہر کرنا ہوگا اور یہ ثابت کرنا ہوگا کہ مغرب کی کامیابیوں اور پیش قدمیوں نے انسانیت اور تہذیب کو کتنا بڑا نقصان پہنچایا ہے۔

اس کے علوم کے ساتھ مواد خام کا سا معاملہ کرنا ہوگا اور اس سے وہ چیزیں تیار کرنا ہوں گی جو ان قوموں اور ملکوں کی اپنی ضروریات، رجحانات اور ان کے عقیدہ و تہذیب سے ہم آہنگ ہوں۔

اس راہ میں اگرچہ بہت سے سنگ گراں ہیں اور نتائج بھی بہت تاخیر سے ظاہر ہو سکتے ہیں لیکن تجدد پسندی، آزاد خیالی اور مغرب کی ذہنی غلامی کی اس طوفانی موج کو روکنے کا یہی واحد طریقہ ہے۔"

(خطبات علی میاں جلد-۶ صفحہ : ۳۷۱)

الإمام أبي الحسن الندوي
www.abulhasanalinadwi.org